روت

کی کتاب کا مطالعہ

کارل جے ہاک

STUDIES IN RUTH

Carl J. Haak

روت

کی کتاب کا مطالعہ

مصنف

کارل جے ہاک

ترجمہ کار

ارسلان الحق

ناشرین

ریفارمڈ چرچ آف پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

2025ء

©1993, 2014 Reformed Free Publishing Association

Reformed Free Publishing Association
1894 Georgetown Center Drive
Jenison, MI 49428–7137
USA
www.rfpa.org
mail@rfpa.org

Originally published in English under the title **Studies in Ruth by Carl J. Haak**.

This **Urdu** edition is translated and used by permission of the Reformed Free Publishing Association.

All rights reserved.

پیش لفظ

یوحنا31:8-32 میں یسوع مسیح کا فرمان خدا کے فرزندوں کیلئے خاص اہمیت رکھتا ہے، **اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔** اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیحیوں کیلئے اِس سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں کہ وہ خدا کے کلام پر قائم رہیں یعنی خدا کے کلام کا مطالعہ کریں، اسے جانیں اور اس کے مطابق زندگی بسر کریں۔

اِس کیلئے پادری ہاک کا فکری مطالعہ از حد مفید ہے۔ انہوں نے بڑی محنت اور احتیاط کے ساتھ بائبل مقدس کے بنیادی پیغام کو واضح کیا ہے۔ وہ ایک آیت کو دوسری متوازی آیات کے ساتھ ملا کر کلام مقدس کو کلام مقدس کی ہی روشنی میں سمجھاتے ہیں۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے بائبل مقدس کا مطالعہ ہمیشہ کیا جانا چاہیے یعنی بائبل مقدس کو بائبل مقدس سے ہی سمجھنا۔

رُوت کی کتاب کی ایک خاص بات اس کی سادگی ہے۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جو قضاۃ کے بعد اور سموئیل کی کتب سے پہلے آتی ہے۔ قضاۃ کی کتاب ہمیں اسرائیل کے کنعان میں داخل ہونے کے بعد کے پہلے چار سو سالوں کے بارے میں بتاتی ہے اور سموئیل کی کتابیں اسرائیل میں بادشاہت کے آغاز کے بارے میں۔ اِن کے بیچ ایک سادہ سی دیہاتی تارک وطن لڑکی روت کی کہانی ہے جو موآب سے آئی تھی، ایک ایسی قوم سے جسے اسرائیل میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا کیونکہ وہاں لوگ اپنے خاندانوں اور نسب پر فخر کرتے تھے۔

لیکن یہی بات اس کہانی کو خوبصورت بناتی ہے کیونکہ ہم سب دِل سے روت جیسے ہیں، اجنبی اور پردیسی، جنہیں خدا کے فضل سے اس کے عہد میں شامل کیا گیا ہے۔ ہم آسانی سے خود کو اس کہانی

میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہم رُوت کی شخصیت میں خدا کے کلام پر سچائی کے ساتھ قائم رہنے کی مثال پاتے ہیں، وہ ایک سادہ دیہاتی لڑکی تھی جو اپنے شوہر اور اپنی ساس سے خدا کے کلام کے بارے میں سنتی رہی اور اس کے مطابق عمل کرتی رہی۔ آخر کار وہ ایک نیک اور دِیندار شخص بوعز (داؤد بادشاہ کے پردادا) کے ساتھ فرحت پاتی ہے۔

روت کی کہانی اس عظیم گیت کا جسے اُسی کی نسل کی ایک بیٹی نے گایا پیش خیمہ تھی جسے ہم آج **مریم کا گیت** کہتے ہیں؛

1۔ **اور میری روح میرے منجی خدا سے خوش ہوئی۔**

2۔ **کیونکہ اُس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی اور دیکھ اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے۔**

3۔ **کیونکہ اُس قادِر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور اُس کا نام پاک ہے۔**

4۔ **اور اُس کا رحم اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں پشت در پشت رہتا ہے (لوقا 1:47-50)۔**

یہ سب کچھ اس خوبصورت اقرار میں پیشگی طور پر دیکھا جا سکتا ہے جو رُوت کے گہرے عزم کو نہایت عمدگی سے بیان کرتا ہے، **جہاں تُو جائے گی میں جاؤں گی اور جہاں تُو رہے گی میں رہوں گی۔ تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہوگا (رُوت 1:16)۔**

اُمید واثق ہے کہ اِس کتاب کا مطالعہ کرنے والا اِسی سچائی کی بازگشت اپنی روح میں پائے تا کہ رُوت کا خدا ہی ہمارا خدا ہو۔

برنارڈ جے۔ ووڈنبرگ

سبق نمبر 1

رُوت کی کتاب کا جائزہ

تعارف

واقعہ رُوت اُس دور سے تعلق رکھتا ہے جب **قاضی انصاف کیا کرتے تھے** (رُوت 1:1)۔ یہ تاریخی دور یشوع اور کنعان کی فتح (1450 قبل مسیح) سے لیکر اسرائیل کی بادشاہ کیلئے فریاد اور ساؤل کے تخت نشین ہونے (1050 قبل مسیح) تک محیط ہے۔ لیکن رُوت کی زندگی کی یہ کہانی تاریخ میں کس مخصوص وقت پر واقع ہوئی؟ اس ضمن میں دو اہم نظریات پائے جاتے ہیں۔ کچھ علما کے مطابق روت مدیانیوں کے حملوں کے دور میں زندہ تھی اور اس طرح وہ جدعون (قضاۃ 6) کی ہم عصر تھی۔ مدیانی اسرائیل پر فصل کے وقت حملہ کرتے تھے اور یہ اس قحط کو ظاہر کرتا ہے جس کی وجہ سے الیملک ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ بعض کے مطابق رُوت کی کہانی قاضیوں کے دور کے اختتام پر پیش آئی۔ کیونکہ 4:18-22 میں درج نسب نامہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر نسب نامے میں کوئی کڑی غائب نہیں تو بوعز داؤد کا پردادا تھا اور اس طرح رُوت قضاۃ کے زمانے کے اختتام پر زندہ تھی۔ یہی نظریہ زیادہ درست محسوس ہوتا ہے۔

انسانی ذریعہ یا مصنف (جو نامعلوم ہے) ظاہر ہے کہ داؤد کے دورِ حکومت میں زندہ تھا اور اُس نے یہ تاریخ تحریر کی۔ کیونکہ کتاب کے آخر میں داؤد کا ذکر ایک معروف شخصیت کے طور پر کیا گیا ہے۔ ممکنہ طور پر یہ کتاب داؤد کے نسب نامے کی تاریخی وضاحت کیلئے لکھی گئی۔ یہ بھی واضح ہے کہ یہ کتاب رُوت کے ایام زندگی کے بعد لکھی گئی کیونکہ مصنف نے قانونی معاملے کی تصدیق کیلئے اپنی جوتی اُتار کر دوسرے شخص کو دینے کی رسم کی وضاحت کی (7:4) یہ رسم مصنف کے زمانے میں رائج نہیں رہی تھی اور اس کے قارئین اِس رسم سے ناواقف تھے۔

اہمیت

روت کی کتاب مسیح کے نسب کو داؤد کے خاندان سے اور داؤد کے نسب کو روت موآبی سے جوڑتی ہے۔

عہدِ عتیق کی کتب بار ہا اِس حیرت انگیز حقیقت کو ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا نے مسیح کی نسل (عورت کی نسل، پیدائش 3:15) کو ایسے طریقوں سے محفوظ رکھا جو انسانی لحاظ سے ناممکن دکھائی دیتے تھے۔ یوں نجات دہندہ خدا کے فضل کے وسیلے آیا۔

روت مسیحی کلیسیا کی عالمگیریت کو ظاہر کرتی ہے۔ روت اس بات کی مثیل ہے کہ وقت مقررہ پر غیر قومیں مسیح کی بادشاہی میں داخل کی جائیں گی جیسے ہم مسیح میں پیوست کئے گئے ہیں (رومیوں 11 باب)۔

روت کی کتاب ہمیں حقیقی ایمان، خدا کی محبت، اُس پر بھروسے اور اپنے مسیحی فرائض کو خلوصِ دل کے ساتھ نبھانے کا سبق دیتی ہے۔ رُوت، نعومی اور بوعز کے کردار ہم پر ظاہر کرتے ہیں کہ فضل کے تحت ایک دیندارانہ زندگی کیسی ہوتی ہے۔

روت کی کتاب ہمیں خدا کی پروردگاری کے کام کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے کہ سب چیزیں مِل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ اس کا محتاط مطالعہ ہمیں بصیرت بخشے گا کہ ہم اپنی ذاتی زندگی کے معاملات میں خدا کی پدرانہ پروردگاری کو دیکھ سکیں اور اپنی سب راہوں میں خدا کو پہچان سکیں (1 سموئیل 2:7-8، زبور 113:7-9)۔

روت کی کتاب ہمیں فدیے (یعنی چھڑانے) کا خوبصورت مطلب بھی سمجھاتی ہے۔ بوعز فدیہ دینے والا تھا جو قریبی رشتہ دار کے طور پر اپنے فرض کو پورا کرتا ہے۔ بوعز کے ذریعے فدیے کا جو تصور پیش کیا گیا جس میں اُس نے الیملک کی میراث اور روت کا فدیہ دیا، درحقیقت یسوع مسیح کے وسیلہ ہمارے لئے فدیہ دینے کی علامت تھی۔

خاکہ

پہلا باب: روت کی بیت لحم آمد

آیات 1 تا 7: کتاب کا تعارف اور پس منظر

آیات 8 تا 18: نعومی کے ساتھ رہنے کیلئے رُوت کا عزم

آیات 19 تا 22: بیت لحم واپسی

دوسرا باب: روت بوعز سے ملتی ہے

آیات 1 تا 7: روت کھیتوں میں بالیں چنتی ہے

آیات 8 تا 16: بوعز کی فیاضی

آیات 17 تا 23: روت کی نعومی کے پاس واپسی

تیسرا باب: روت کی بوعز سے درخواست

آیات 1 تا 5: نعومی کی نصیحت

آیات 6 تا 13: روت بوعز سے بات کرتی ہے

آیات 14 تا 18: روت نعومی کے پاس واپس آتی ہے

چوتھا باب: بوعز اور روت کی شادی

آیات 1 تا 8: قریبی رشتہ دار

آیات 9 تا 12: بوعز اور روت کی شادی، بوعز روت کو اپنے گھر لے آتا ہے

آیات 13 تا 17: روت کے ہاں بیٹے کی پیدائش

آیات 18 تا 22: داؤد کا نسب نامہ

مطالعہ کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ رُوت کی پوری کتاب کا مطالعہ کریں۔

2۔ کیا آپ نے رُوت کی کتاب میں اُن پانچ نکات پر غور کیا جو اس کتاب کی اہمیت کے تحت بیان کئے گئے ہیں؟

3۔ کیا آپ کو اِس کتاب میں دیگر اہم اور بڑے موضوعات ملتے ہیں؟

4۔ خدائے روح القدس نے رُوت کی کتاب کو بائبل مقدس میں کیوں شامل کیا؟

5۔ روت کی کہانی (بوعز، نعومی اور روت کی روحانی حالت) کا سمسون کے واقعہ (قضاۃ 13 تا 16 ابواب) اور میکاہ کے بت کی کہانی (ابواب 17 تا 18) سے موازنہ کریں۔ یہ دونوں واقعات قضاۃ کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

6۔ تاریخ اور جغرافیہ

☆ قضاۃ کے دور کی نمایاں خصوصیات کیا تھیں؟

☆ موآب کہاں واقع ہے؟ ☆ بیت لحم کہاں واقع ہے؟ ☆ افراتی سے کیا مراد ہے؟

☆ جو کی فصل کب کاٹی جاتی تھی؟ ☆ پرانے عہدنامے میں خوشہ چینی کے کیا قوانین تھے؟ (استثنا 24:19-21 ، احبار 19:10)

☆ قرابت دار یا فدیہ دینے والے کے مضمون پر تحقیق کریں (استثنا 25:5-10، احبار 25:25-34) ☆ کنعان میں میراث کے مضمون پر تحقیق کریں۔

سبق نمبر 2

بھروسہ اور فرمانبرداری

روت 1:1-18

تعارف

یشوع کی رہنمائی میں کنعان کی سرزمین کو اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا (یشوع 13 تا 19)۔ ہر خاندان کی اپنی میراث تھی جس میں اُسے نسل در نسل رہنا تھا (گنتی 7:36، 1 سلاطین 3:21)۔ یہ خداوند کی مہربان نگہداشت کی علامت تھی اور اس بات کا ثبوت کہ وہ خدا کے عہد میں شریک اور خدا کے آرام میں داخل ہیں (زبور 16:5-6)۔لیکن اکثر بنی اسرائیل کا ایمان کمزور پڑ جاتا، خاص طور پر جب قحط اور بُت پرستی کی لعنت جیسی بیرونی مشکلات شدید ہوتیں اور جب وہ اپنے ورثے سے جُڑے رشتے کو توڑ دیتے اور خدا کے فیصلے کے سامنے جھکنے کی بجائے اپنی مرضی سے چلنے لگتے۔ یہ اُن کی بے صبری اور خدا کی شفقت پر بے اعتقادی کی علامت تھا۔

رُوت کی کتاب کا آغاز الیملک اور اُس کے خاندان کی تاریخ سے ہوتا ہے۔ یہ سچے اور ایماندار فرزندان خدا تھے جنہوں نے قوم میں پھیلتی ہوئی بت پرستی اور بدکاری میں حصہ نہیں لیا تھا۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس زمانے کی بدکاری کا اُن پر کوئی اثر نہیں ہوا۔قحط کے دوران، الیملک اپنے خاندان کو موآب لے گیا۔ کیا اُسے یقین تھا کہ یہ صرف عارضی نقل مکانی ہے؟ بے شک ایسا ہی تھا۔لیکن قحط کے دباؤ میں، اپنے خاندان کیلئے (محلون یعنی بیماری، کلیون یعنی کمزوری یا زوال)، اُس نے اپنی مقدس میراث کے ساتھ اپنے رشتے کو توڑ دیا۔ یہ گناہ تھا۔

خداوند وفادار ہے اور تنبیہ کے ذریعے تربیت کرتا ہے اور ان تمام حالات میں اپنا فضل سے بھرپور مقصد پورا کرتا ہے یعنی روت کو بطور ایک ماں کے مسیح کے نسب نامہ میں شامل کرنا۔ اس

بات سے الیملک کا گناہ معاف نہیں ہوا لیکن اس میں خدا کی قدرت اور فضل کا اظہار ہوا۔ الیملک موآب میں مر گیا اور اس کے کچھ عرصے بعد اُس کے بیٹے بھی جنہوں نے موآبی عورتوں سے شادی کی تھی۔ اس طرح، دس یا اس سے زیادہ برسوں کے بعد، اب نعومی اکیلی رہ گئی تھی، صرف اپنی دو بہوؤں کے ساتھ (یسعیاہ 9:47)۔

نعومی نے یہوداہ واپس جانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اُس نے سنا کہ خُداوند نے اپنے لوگوں پر رحم کیا ہے اور قحط ختم ہو گیا ہے۔ اُس نے اپنی بہوؤں سے کہا کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ لیکن روت کے دل میں خدا کی محبت کام کر رہی تھی جو اُس کی ساس نعومی کے ایمان کی گواہی کے ذریعے اُس کے دل میں جڑ پکڑ چکی تھی۔ وہ اسرائیل کے خدا سے وابستہ ہو گئی تھی اور خدا کے لوگوں کے ساتھ رہنے کی آرزومند تھی۔ چناں چہ وہ نعومی کے ساتھ واپس چلی آئی۔

مطالعے کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ الیملک اپنے خاندان کے ساتھ موآب کیوں منتقل ہوا؟

2۔ قحط کس بات کی علامت تھا؟ (استثنا 28:15-18)

3۔ کیا موآب منتقلی الیملک کا جائز عمل تھا؟ کیوں اور کیوں نہیں؟

4۔ کیا بائبل مقدس میں اس طرح کے اور واقعات بھی ملتے ہیں؟ (پیدائش 12)

5۔ ہم کس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری مادی ضروریات ہماری روحانی ضروریات سے زیادہ اہم ہیں؟

6۔ کبھی کبھار جب ہمارے راستے میں کوئی صلیب (مشکل، آزمائش) آتی ہے تو ہم اُس صلیب کو اٹھانے کے بجائے جگہ بدل کر اُس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ایسا کس طرح کرتے ہیں؟

7۔ کیا نعومی کے شوہر اور بیٹوں کی موت سزا تھی؟

8۔ کیا نعومی کو اپنی بہوؤں کو اپنے ساتھ واپس یہوداہ لیجانے کیلئے زور دینا چاہیے تھا تاکہ وہ ایمان داروں کے درمیان رہ سکیں؟

9۔ وضاحت کریں کہ اُس (نعومی) نے معاملے کو اِس طرح کیوں سنبھالا؟

10۔ نعومی کی شخصیت کا خاکہ بیان کریں۔ کیا اُس میں پرہیزگاری، تلخی، دینداری اور محبت بھرا دل پایا جاتا تھا؟

11۔ مندرجہ ذیل ناموں کے معنی اور اہمیت بیان کریں۔

☆ الیملک (2:1) ☆ نعومی (2:1) ☆ محلون (2:1)

☆ کلیون (2:1) ☆ رُوت (4:1) ☆ مارہ (20:1)

12۔ روت کا خوبصورت اقرار (1:16-17)

الف۔ اس کے اقرار کے اہم نکات تحریر کریں۔

ب۔ بائبل مقدس میں اس طرح کے دیگر اقرار تلاش کریں جیسے پطرس، یشوع اور دیگر

کے۔

ج۔ کیا روت کا اقرار شادی کی تقریب میں پڑھنا مناسب ہے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟

د۔ روت کے اقرار سے ہمیں بطور مسیحی بھائی بہن آپس کے تعلقات کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

13۔ اپنے ایمان کا اقرار تحریر کریں۔ سوچنا اور لکھنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ بائبل مقدس کے انداز اور الفاظ کو استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔

روت نے کہا تُو منت نہ کر کہ میں تجھے چھوڑوں اور تیرے پیچھے سے لوٹ جاؤں کیونکہ جہاں تو جائے گی میں جاؤں گی اور جہاں تو رہے گی میں رہوں گی۔ تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہوگا۔ جہاں تو مرے گی میں مروں گی اور وہیں دفن بھی ہوں گی۔ خداوند مجھ سے ایسا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ کرے اگر موت کے سوا کوئی اور چیز مجھ کو تجھ سے جدا کر دے (روت 1:16-17)۔

سبق نمبر 3

نعومی - مارہ:
یہوواہ، شفقت میں غنی

روت 1:19 تا 2:17

تعارف

ایک لحاظ سے ہم نعومی کو مسرف بیٹی (لوقا 15:11-32) کہہ سکتے ہیں۔ اس نے اپنے روحانی باپ کے گھر کو چھوڑ دیا اور دس سال ایسے دیس میں رہی جہاں وہ خدا کی محبت سے محروم رہی۔ خدا کی محبت جو مسیح میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور پھر وہ بیت لحم (یہوداہ) واپس لوٹی، جیسے مسرف بیٹا اپنے باپ کے گھر واپس آیا۔ وہ اس لئے لوٹی کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ روئے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ مبارک حالی پا سکتی ہے۔ خدا کے فضل سے اس کی واپسی اس بات کا اقرار تھی کہ اس نے گناہ کیا ہے اور خدا نے جو سزا بہ طور تادیب دی وہ درست تھی (روت 1:20-21)۔ نعومی کی تلخی کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ خدا سے ناراض تھی۔ جب اُس نے کہا کہ قادرِ مطلق میرے ساتھ نہایت تلخی سے پیش آیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ خدا پر ظلم یا بے انصافی الزام لگا رہی تھی۔ بلکہ وہ جانتی تھی کہ اس کے دکھ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ اس نے اپنی مصیبتوں کو خدا کی محبت بھری تادیب کی چھڑی کے طور پر دیکھا (عبرانیوں 12:6)۔ اس کے تمام الفاظ اور کاموں سے خدا کے سامنے عاجزی اور اس کی مرضی کے آگے جھکنے کا جذبہ نظر آتا تھا (1 پطرس 5:5-6)۔ اس میں ہمارے لیے بھی کئی اسباق ہیں۔

یہوواہ شفقت میں غنی ہے (زبور 86:5 اور 15، زبور 103:8)۔ نعومی کی واپسی میں اور پھر ان چیزوں میں جو خدا نے انہیں عطا کیں، ہم خدا کے فضل کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کوئی سختی یا سزا نہیں تھی

بلکہ خدا کا مہربان عمل تھا۔روت اور نعومی دونوں نے محسوس کرنا شروع کیا کہ خدا اپنے فضل سے ان کا خیال رکھ رہا ہے۔خدا نے الیملک کے خاندان کو اُنکی بے اعتقادی کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ اپنی شفقت سے انہیں بحال کیا۔اگر خدا شفقت نہ کرتا تو کیا ہوتا؟ ہم سب اپنی بے وفائی کے باعث اس کے عہد میں اپنی میراث کھو بیٹھتے۔لیکن خدا ہمارے بخرے اور ہماری میراث کو قائم رکھتا ہے(زبور16)۔

پادری جے ہیز یہاں ایک اہم نکتہ بیان کرتے ہیں؛

قابل توجہ امر یہ ہے کہ نعومی اپنے شوہر اور بیٹوں کے ساتھ قحط کے دوران زمینی روٹی کی تلاش میں بیت لحم (یہوداہ) چھوڑ گئی اور واپس لوٹی ایک موآبی عورت کے ساتھ جو روحانی روٹی کی متلاشی تھی۔ یہ بہو، روت، زندگی کی روٹی کی طالب تھی۔روت روحانی مقاصد کیلئے آئی۔

روت نے یہ ظاہر کیا کہ وہ واقعی خدا کی حقیقی فرزند ہے، اپنی ساس کا خیال رکھنے میں، اپنی عاجزی میں (کیونکہ خوشہ چینی کرنا ایک لحاظ سے بھیک مانگنے کے مترادف تھا، لوقا16:1-12)، اپنی محنت میں اور خدا کی پروردگاری پر اعتماد کرنے میں کہ وہ اس کی راہنمائی کرے گا۔ بوعز نے اس بات کو تسلیم کیا اور اسے ان الفاظ میں برکت دی، جیسا کہ باب 12:2 میں درج ہے، جس کے پروں کے نیچے تو پناہ کے لئے آئی ہے۔

بوعز نے خدا کے عہد کا احترام کیا۔اس کا خدا پر ایمان اس کے برتاؤ میں نظر آتا تھا چاہے اپنے نوکروں کے ساتھ ہو یا خدا کے لوگوں کے بیچ۔روت کی خدا کے عہد سے محبت نے بوعز کے دل کو چھولیا اور اُس نے اُس سے اپنے کھیتوں میں تحفظ اور آزادی کا وعدہ کیا۔

واقعی، جو لوگ خداوند پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوتے۔گناہ پر غم اور تلخی ہمیں خدا کی عہد کی شفقت میں حیرت انگیز خوشی تک لے جاتی ہے، اس خدا کی شفقت میں جو نہ صرف ہمارے گناہ کو دور کرتا ہے اور ہمیں بحال کرتا ہے بلکہ اپنی شفقت پر بھروسہ کرنا بھی سکھاتا ہے تا کہ وہ ہماری راہ کو ہموار کرے۔

مطالعے کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ نعومی کی واپسی سے شہر میں اتنی ہلچل کیوں مچ گئی؟

2۔ آپ کے خیال میں اس سوال کا کیا مطلب تھا: کیا یہ نعومی ہے؟ (کیا اس کو پہچاننے میں مشکل، حیرت، حقارت، اس کی غربت پر ترس، یا کچھ اور شامل تھا؟)

3۔ اگرچہ نعومی نے اپنے آپ کو مارہ (تلخ) کہا مگر اس نے تلخی کا اظہار نہیں کیا۔ اس نے خدا اور اپنی موجودہ حالت کے بارے میں کس جذبے کا اظہار کیا؟

4۔ آیات 21 اور 22 میں نعومی نے دو مرتبہ خدا کو قادر مطلق اور دو مرتبہ خداوند (یہوواہ) کہا۔ اس کا کیا مطلب یا اہمیت ہے؟

5۔ جب نعومی نے کہا کہ میں بھری پوری گئی اور خالی لوٹی تو کیا وہ دنیاوی لحاظ سے بات کر رہی تھی یا روحانی لحاظ سے؟

6۔ کیا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ہماری دنیاوی ضروریات خوب پوری ہوتی ہیں تو ہم روحانی طور پر کمزور ہوتے ہیں اور جب دنیاوی لحاظ سے کمی ہوتی ہے تو روحانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں؟ الف۔ کیوں؟ ب۔ کلامِ مقدس یا اپنی زندگی سے مثالیں پیش کریں۔

7۔ نعومی مصیبت میں صبر کرنے والے فرزند خدا کی تصویر ہے (رومیوں 5:3-5، فلپیوں 11:4)۔ اس جملے پر غور کریں: فائدہ مصیبت میں نہیں، بلکہ مصیبت کو کس طرح برداشت کیا جائے، اس میں ہے۔

8۔ بوعز کے نام کا مطلب اور اہمیت بیان کریں۔

9۔ روت کی کتاب میں عملی راستبازی کے کئی پہلو نظر آتے ہیں۔ ان خوبیوں کی نشاندہی کریں، وضاحت کریں اور ان کا اپنی زندگی پر اطلاق کریں۔ ☆ عاجزی ☆ محنت ☆ والدین کے لیے وفاداری ☆ خدا کی پروردگاری پر بھروسہ

10۔ ہم خدا کی پروردگاری پر کس طرح بھروسہ کریں اور اسکے مطابق زندگی کیسے گزاریں؟

11۔ بوعز اور اس کے خادموں نے ایک دوسرے کو سلام کیا (زبور 129: 7-8)؛

الف۔ انہوں نے ایک دوسرے کو کیسے سلام کیا؟

ب۔ اس کی کیا اہمیت ہے؟

ج۔ کیا ہم پر بھی یہ لازم ہے کہ اسی طرح دوسروں کی سلامتی چاہیں؟

12۔ بوعز کی روت پر مہربانی

الف۔ اُس نے روت پر مہربانی کیوں کی؟

ب۔ اُس نے روت پر کن طریقوں سے مہربانی کی؟

ج۔ اِس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

خداوند تیرے کام کا بدلہ دے بلکہ خداوند اسرائیل کے خدا کی طرف سے جس کے پروں کے نیچے تو پناہ کے لئے آئی ہے تجھ کو پورا اجر ملے (روت 2:12)۔

سبق نمبر 4

آرام کی طالب

روت 2:18 تا 3:5

تعارف

جب روت پہلے دن بالیں چننے کے بعد گھر واپسی لوٹی اور نعومی سے سارے دن کا احوال بیان کیا تو نعومی نے خدا کی شفقت اور پُر حکمت پروردگاری کو اپنے دکھ، محرومی اور غربت کے اندھیروں میں ایک نئی اُمید کی کرن کے طور پر محسوس کیا۔ جب رُوت نے بوعز کی مہربانیوں کا ذکر کیا اور جب نعومی نے وہ اناج دیکھا جو رُوت لے کر آئی تھی تو اُس نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے زِندوں اور مُردوں سے اپنی مِہربانی باز نہ رکھّی۔ خاص طور پر تب جب نعومی کو پتہ چلا کہ رُوت بوعز کے کھیت میں گئی تھی جو اُس کا قریبی رشتہ دار تھا تو اُسے یقین ہو گیا کہ یہ خدا ہی کی رہنمائی تھی جس نے رُوت کو اُس کے کھیت تک پہنچایا۔ یہ جان کر کہ بوعز ایک قرابت دار ہے، نعومی کے دل میں خدا کی پروردگاری کیلئے ایک نئی اُمید جا گی۔

کیونکہ اُس نے بوعز میں ایک ممکنہ فدیہ دینے والے کو دیکھا بہ طور ایک ایسے شخص کے جو نہ صرف رُوت سے شادی کر سکتا تھا بلکہ الیملک کی میراث کو بھی بحال کر سکتا تھا۔ کیوں کہ شریعت کے مطابق (استثنا 25:5-10) اگر کوئی شخص بے اولاد مر جاتا تو اُس کا قریبی رشتہ دار اُس کی بیوہ سے شادی کر کے اُس کے نام اور میراث کو زندہ رکھتا۔ اگر بوعز رُوت سے شادی کرتا تو اُن کا پہلا بیٹا الیملک کی نسل میں شمار ہوتا۔ اس طرح نعومی کا خاندان دوبارہ اسرائیل میں اپنا وقار حاصل کر لیتا۔

کیا واقعی خدا ایسا کرے گا؟ نعومی کیلئے یہ بات کسی خواب سے کم نہیں تھی۔ بظاہر شریعت تو موجود تھی مگر نعومی کو یقین نہیں تھا کہ کوئی اِس شریعت پر عمل بھی کرے گا۔ اِس کی دو وجوہ تھیں: پہلی، یہ وہ گناہ آلود زمانہ تھا جب لوگ خدا کی شریعت کو سنجیدگی سے نہیں لیتے تھے (یہی بات ہم یعقوب کے

بیٹے یہوداہ کی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں، پیدائش 38 میں)۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ رُوت ایک موآبی عورت تھی اور شریعت کے مطابق موآبی اسرائیلیوں کی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتے تھے (استثنا23:3-6)۔اس لیے کوئی بھی شخص آسانی سے یہ عذر پیش کر کے اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی کر سکتا تھا۔

لیکن پھر بھی، اس سب کے باوجود،نعومی کے دل میں ایک نئی اُمید جاگی۔نعومی نے رُوت کو اجازت دی کہ وہ بوعز کے کھیت میں مزید کام کرے۔اُسے خدا پر بھروسہ تھااس لئے اس سارے معاملے میں وہ غیر متحرک نہیں رہی۔اُس نے باب 3:1-5 جو ہدایات دیں وہ اِس دعا کے ساتھ تھیں کہ بوعز ہی چھڑانے والے کا حق استعمال کرے۔

نعومی کی رُوت کو دی گئی ہدایات کے بارے میں دو باتیں قابل غور ہیں؛ پہلی، روت کیلئے آرام کی طالب بننے سے مراد صرف روت کیلئے شوہر کی تلاش نہیں تھی بلکہ نعومی چاہتی تھی رُوت اسرائیل کی قوم میں مکمل طور پر شامل ہو جائے۔دوسری بات یہ کہ نعومی نے رُوت کو بوعز کے ساتھ اپنے تعلقات میں کسی بھی طرح کے غلط قدم اُٹھانے کی ترغیب نہیں دی۔شریعت کے مطابق، اگر قریبی رشتہ دار بیوہ سے شادی نہ کرے تو بیوہ بزرگوں کے سامنے جا کر اُس کے خلاف عوامی طور پر شکایت کر سکتی تھی (استثنا25:7)۔لیکن نعومی نہیں چاہتی تھی کہ رُوت ایسا کرے کیونکہ اس سے سب کے سامنے بوعز پر الزام آتا کہ اُس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔نعومی کو یقین تھا کہ اگر بوعز کو یاد دلایا جائے تو وہ خوشی سے اپنی ذمہ داری پوری کرے گا۔اس لئے نعومی نے روت کو بتایا کہ وہ پوشیدگی میں اسے عاجزی سے یاد دلائے تا کہ وہ اُن کی مدد کرے۔

مطالعے کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ نعومی نے اقرار کیا کہ خداوند جس نے زندوں اور مُردوں سے اپنی مہربانی باز نہ رکھی؛

الف۔ کس خاص واقعے نے نعومی کو یہ بات کہنے پر اُبھارا؟

ب۔ خداوند کو مبارک کہنے (زبور 103) سے کیا مراد ہے؟ (خدا ہمیں برکت دیتا ہے مگر جب ہم کہتے ہیں کہ خداوند مبارک ہو تو اس سے کیا ظاہر کرتے ہیں؟

ج۔ خدا نے مُردوں پر اپنی مہربانی کس طرح ظاہر کی؟

2۔ نعومی اور رُوت نے یہ فیصلہ کیا کہ رُوت بوعز کے کھیتوں میں خوشہ چینی جاری رکھے گی؛

الف۔ کیا غریب لوگ سردیوں تک کیلئے کافی اناج جمع کر سکتے تھے؟ اگر نہیں، تو آمدنی بڑھانے کے اور کیا طریقے ہو سکتے تھے؟

ب۔ کیا آیت 22 میں مذکور ''چھوکریاں'' بوعز کی نوکرانیاں تھیں یا دوسرے غریب لوگ؟

3۔ غور کریں کہ نعومی نے بوعز کے لیے برکت کی دعا اُس وقت بھی مانگی جب اُسے اُس کے بارے میں علم نہیں تھا اور تب بھی جب اُسے معلوم ہو گیا؛

الف۔ ہمارا رویہ اُن لوگوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے جو ہماری مدد کرتے ہیں؟

ب۔ کیا ہمیں اُنکا نام جاننا چاہیے؟ کیا یہ ضروری ہے؟ (ایوب 29:13 اور 20:31)

4۔ نعومی روت کے آرام کی طالب تھی؛

الف۔ نعومی کس قسم کے آرام کی طالب تھی؟

ب۔ کیا اس میں والدین یا ایمان داروں کے لیے کوئی سبق ہے کہ وہ دیندار شریک حیات تلاش کرنے میں دوسروں کی مدد کریں؟

ج۔ اس سے متعلق بائبلی حوالہ جات بیان کریں۔

5۔ کیا نعومی کو معلوم تھا کہ بوعز سب سے قریبی رشتہ دار نہیں تھا؟

6۔ نعومی نے رُوت کو مشورہ دیا کہ وہ پہل کرتے ہوئے بوعز کے پاس جائے؛

الف۔ کیا نعومی کا یہ عمل درست تھا؟

ب۔ کیا یہ زیادہ مناسب نہیں تھا کہ یہ عمل مرد کی جانب سے ہوتا؟

ج۔ کیا نعومی نے بے صبری کا مظاہرہ کیا؟

د۔ کیا نعومی اور رُوت نے خود کو بوعز کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ایمان کا مظاہرہ کیا؟

ر۔ کیا بوعز نے قریبی رشتہ دار ہونے کے ناتے اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوتاہی کی؟

7۔ آیت 3 میں نہا دھو کر خوشبو لگا کر تیار ہونا کیا اہمیت رکھتا ہے؟

نعومی نے اپنی بہُو سے کہا وہ خُداوند کی طرف سے برکت پائے جس نے زِندوں اور مُردوں سے اپنی مِہربانی باز نہ رکھّی اور نعومی نے اُس سے کہا کہ یہ شخص ہمارے قرِیبی رِشتہ کا ہے اور ہمارے نزدِیک کے قرابتیوں میں سے ایک ہے (روت 2:20)۔

سبق نمبر 5

پاکیزہ گفت گو، خوف کے ساتھ

روت 3:6-18

تعارف

روت نے اپنی ساس نعومی کی رہنمائی میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ بوعز کے پاس جا کر اسے یاد دلائے کہ وہ ان کا قریبی رشتہ دار ہے اور اس پر فرض ہے کہ وہ ان کی مدد کرے۔ روت اور نعومی دونوں نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے شوہروں کا نام اور میراث اسرائیل میں سے مِٹ جائے۔ بوعز ایک اچھا انسان تھا لیکن اس نے خود پہل نہیں کی تھی، اِسی لئے روت اور نعومی نے سوچا کہ وہ خود قدم اٹھائیں۔ انہوں نے یہ کام نہایت دانائی اور احتیاط کے ساتھ سرانجام دیا۔ روت نے پورے ادب اور دانائی کے ساتھ بات کی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ بوعز کو شرمندہ کرے یا ایسا ظاہر کرے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہا ہے۔ وہ صرف نرمی سے اسے یاد دلانا چاہتی تھی کہ خدا کی شریعت کے مطابق وہ اس کی مدد کرسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روت یہ بھی ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ وہ بوعز سے شادی کرنا چاہتی ہے۔

اس واقعہ سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں؛ روت کی پاکیزہ گفتگو۔ بوعز کے سامنے اس کا اندازِ گفتگو (اور اسی کے ذریعے اس کا شادی اور اولاد کے بارے میں رویہ) نہایت شائستہ، پاکیزہ، محتاط مگر صاف گوئی پر مبنی تھا۔ روت اس نیک عورت کی جیتی جاگتی تصویر تھی جس کا ذکر 1 پطرس 3:2-5 میں کیا گیا ہے۔ اس کے الفاظ، اس کی درخواست اور اس کا طرزِ عمل سب نرمی، وقار اور عزت پر مبنی تھا۔ وہ صرف یہی چاہتی تھی کہ بوعز اس کی ضرورت کے مطابق مدد فراہم کرے جو صرف ایک قریبی رشتہ دار ہی کرسکتا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ روت کی پاکیزہ گفتگو خوف کے ساتھ تھی۔ یعنی اس امر کی ضرورت تھی کہ وہ ٹھہری رہے، یعنی ان معاملات میں جو اس کے دل کے بہت قریب تھے، خداوند کا

انتظار کرے۔ کیونکہ نعومی اور روت غلطی پر تھیں؛ ایک اور قریبی رشتہ دار موجود تھا۔ چناں چہ اُس وقت ان کی درخواست پوری نہ ہو سکتی تھی اور انہیں انتظار کرنا پڑا کہ خداوند اُن کیلئے کیا کرے گا۔

اس واقعے (18-6:3) کو سمجھنے کے لیے ہمیں اسرائیل میں اناج گاہنے کے عمل کی اہمیت کو جاننا چاہیے۔ یہ فصل کی کٹائی کا نقطہ عروج تھا اور سال کے سب سے خوشگوار مواقع میں سے ایک تھا۔ جیسے جیسے ایک اور سال کے لئے خوراک محفوظ ہوتی، ایماندار اسرائیلی اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے کہ جو کچھ اسرائیل کے پاس ہے، وہ خداوند کے ہاتھ سے ملا ہے۔ یہ اس کے فضل کی بخشش اور اس کے عہد کی ضمانت تھی۔ گاہنے کے وقت جب بھوسہ اناج سے الگ کیا جاتا تو زبور اور حمد کے گیت گائے جاتے۔ شکر گزاری کیلئے کئی دعائیہ تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔

اس کے علاوہ، غور کریں کہ رُوت نے اس موقع پر، بیوہ کے کپڑے اتار کر عام جوان عورتوں جیسا لباس پہنا جو اس بات کی علامت تھی کہ وہ دوبارہ شادی کے لئے تیار ہے۔ بوعز کا ردعمل اور الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ اس نے پورے معاملے پر بہت غور کیا تھا۔ بوعز رُوت سے محبت کرتا تھا اور وہ طویل عرصے سے اس کے ساتھ ایک رشتہ دار کا فرض ادا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن شریعت کے تحت دیگر پہلو بھی تھے جنہیں وہ نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔ بیت لحم میں رُوت کا ایک اور زیادہ قریبی رشتہ دار موجود تھا۔ بوعز جانتا تھا کہ کیا کرنا ہے اور رُوت کے اقدامات، جن میں اس نے اپنے جذبات کا اظہار کیا، اس کیلئے اِس عمل کیلئے آگے بڑھنے کا اشارہ تھا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ قریبی رشتہ دار سے رابطہ کرے گا اور اگر وہ حق ادا نہیں کرے گا تو وہ رُوت کو چھڑائے گا۔ وہ طلوع آفتاب سے پہلے جدا ہو گئے کیونکہ بوعز کو خدشہ تھا کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ قریبی رشتہ دار کو نظرانداز کر کے رُوت سے شادی کر رہا ہے۔

صبر و تحمل سے، روت نے واپس لوٹ کر نعومی کو سب کچھ جو اُس کے ساتھ پیش آیا تھا اُسے بتایا اور اناج بھی پیش کیا۔ جو بوعز نے روت کو تحفتاً دیا تھا۔ اب انہیں اس دن چپ چاپ بیٹھنا تھا اپنے دل کی خواہش کو صادق القول یہوواہ کے سپرد کرتے ہوئے۔

مطالعے کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ اُس شام بوعز کی کھلیان پر کیا منظر تھا؟ وہاں کیا ہو رہا تھا؟

الف۔ یہ کام رات کو کیوں کیا جا رہا تھا؟ ب۔ وہاں کون کون موجود تھا؟ ج۔ جب بوعز کھا پی چُکا اور اُس کا دِل خُوش ہُوا، دل کے خوش ہونے سے کیا مراد ہے؟

2۔ کیا روت کا چپکے سے بوعز کے پاس جانا اور وہاں لیٹنا مناسب تھا؟

الف۔ اُس نے بوعز کے پاؤں کیوں کھولے؟

ب۔ کیا اس عمل کا کوئی خاص مطلب تھا؟ اگر ہاں، تو کیا؟

ج۔ آیت 9 میں کیا روت نے بوعز سے شادی کی درخواست کی؟

3۔ بوعز کا ردِعمل (آیات 9 تا 13)

الف۔ بوعز نے روت کو برکت کیوں دی؟ (اُس کے ذہن میں کیا خیالات تھے؟)

ب۔ آیت 10 میں جب اُس نے روت کی تعریف کی کہ تو نے شروع کی نسبت آخر میں زیادہ مہربانی کر دکھائی، اُس کا کیا مطلب تھا؟

ج۔ جب اُس نے کہا کہ روت نے جوانوں کا خواہ وہ امیر ہوں یا غرِیب پیچھا نہ کیا تو کیا اُس کا مطلب تھا کہ بوعز کی عمر زیادہ ہونے کے باوجود روت کو اعتراض نہیں تھا یا اُس کا مطلب تھا کہ بطور بیوہ روت نے جوان شوہروں کی تلاش میں دل نہیں لگا یا بلکہ نعومی کی فکر کی؟

د۔ جب بوعز نے کہا کہ اگر قرابتی رشتہ دار حق ادا کرنا نہ چاہے تو کیا اُس نے وعدہ کیا کہ وہ روت سے شادی کرے گا؟

4۔ روت نے رات وہیں کیوں گزاری؟

5۔ وہ خاموشی سے کیوں چلی گئی؟

6۔ جب وہ اپنی ساس کے پاس آئی تو اُس نے کہا اَے میری بیٹی تُو کون ہے؟ (میتھیو ہنری کے مطابق کیا تو دلہن بنی یا نہیں؟) اس سوال کا کیا مطلب ہے؟

7۔ نعومی نے روت سے کہا تُو چُپ چاپ بیٹھی رہ؛

الف۔ اِس سے نعومی کا کیا مطلب تھا؟

ب۔ ہماری زندگی میں جب ہم صبر سے خدا کی مرضی کا انتظار کرتے ہیں، اس کا اطلاق کیسے ہوتا ہے؟

ج۔ ہم چپ چاپ بیٹھنے کا طریقہ کیسے سیکھ سکتے ہیں؟

د۔ ایسے موقعوں پر ہمیں کون سی آزمائشوں کا سامنا ہو سکتا ہے؟

8۔ اس باب میں روت اور بوعز کے کردار کے بارے میں ہمیں اور کیا معلوم ہوتا ہے؟ خوبیوں کی فہرست تیار کریں اور ساتھ میں مثالیں دیں۔

اِس لئے کہ اگر بعض اُن میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ جائیں۔ اور تمہارا سِنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کیونکہ خدا کے نزدیک اِس کی بڑی قدر ہے۔ اور اگلے زمانہ میں بھی خدا پر اُمید رکھنے والی مقدس عورتیں اپنے آپ کو سنوارتی اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہتی تھیں (1 پطرس 3:2-5)۔

سبق نمبر 6

میرا فدیہ دینے والا

روت 1:4-10

تعارف

بوعز نے روت سے وعدہ کیا تھا کہ وہ شریعت کے مطابق اُس کا حق دلانے کیلئے ضروری اقدامات کرے گا۔نعومی نے روت کوتسلی دی تھی کہ بوعز کوچین نہ مِلے گا جب تک وہ اِس کام کو آج ہی تمام نہ کرلے۔اور واقعی ایسا ہی ہوا؛ اُسی دن بوعز بیت لحم کے پھاٹک پر جا بیٹھا تا کہ شہر کے بزرگوں کے سامنے روت کا مقدمہ پیش کرے۔اُس وقت پھاٹک وہ جگہ ہوتی تھی جہاں تمام اہم معاملات طے پاتے تھے، جیسے آج کل کی عدالت یا سرکاری دفتر۔وہاں کاروباری معاہدے کئے جاتے، مقدمات چلائے جاتے، فیصلے سنائے جاتے اور قانونی امور سرانجام دیے جاتے۔بوعز خود بھی شہر کے معززین اور بزرگ افراد میں شامل تھا اس لئے وہ دروازے پر بیٹھ گیا تا کہ سب کو پتہ چلے کہ وہ ایک قانونی مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہے (پھاٹک سے متعلق حوالہ جات، استثناء 16:18؛ 17:8-13، 22:13-21، ایوب 29:7، امثال 31:23، 2 سموئیل 15:2)۔

کچھ ہی دیر میں وہ قرابتی بھی وہاں آ گیا۔اس کا نام نہیں بتایا گیا جو اس بات کی علامت ہے کہ اگرچہ وہ اسرائیل کے لوگوں میں شامل تھا لیکن خدا کی حقیقی برکت اور میراث اُس کے حصے میں نہیں تھی۔اُس کا نام کتاب حیات میں درج نہیں تھا (فلپیوں 4:1-4)۔بوعز نے دس بزرگوں کے سامنے اس قرابتی سے کہا کہ کیا وہ نعومی کی زمین کو خریدنے کیلئے تیار ہے؟ اُس شخص نے فوراً ہامی بھر لی۔اُس نے سوچا کہ یہ زمین خرید کر وہ فائدے میں رہے گا کیونکہ نعومی کے مرنے کے بعد زمین اُسی کے خاندان کی ملکیت میں آ جائے گی۔لیکن پھر بوعز نے اُسے بتایا کہ اُس زمین کے ساتھ ساتھ اُسے روت سے بھی شادی کرنا ہوگی تا کہ الیملک کے خاندان کا نام باقی رہے۔ یہ

سن کر اُس شخص نے فوراً انکار کر دیا۔ اُس نے سوچا کہ اگر وہ روت سے شادی کرے گا اور اگر اُن کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو وہ زمین اُس بیٹے کے نام ہو جائے گی جو الیملک کے خاندان کا وارث مانا جائے گا۔ اس طرح وہ زمین اُس کی اپنی میراث میں شامل نہیں رہے گی۔ دراصل اُس شخص نے سوچا کہ ایسا کرنے سے اُس کی میراث خراب ہو جائے گی یعنی وہ اپنی جائیداد اور خاندانی وارثت کو خطرے میں ڈال دے گا۔ اُس کے نزدیک یہ صرف مالی نقصان کا سودا تھا۔ اُس کے دل میں نہ تو الیملک کے خاندان کا نام باقی رکھنے کی فکر تھی اور نہ ہی خدا کے عہد کیلئے کوئی محبت (متی 9:6-21)۔

اسرائیلی رواج کے مطابق، بوعز نے اس شخص سے اپنی جوتی اُتارنے کو کہا، وہی جوتی جس سے وہ چھڑائے جانے والے کھیت پر حق جتاتا۔ جوتی اتارنا اس بات کی علامت تھی کہ وہ زمین کے ٹکڑے پر اپنے حق اور بہ طور قرابتی اپنے فرض سے دستبردار ہو رہا ہے (زبور 8:60)۔

شہر کے بزرگوں اور وہاں موجود سب لوگوں کے سامنے، بوعز نے سنجیدگی کے ساتھ اس ذمہ داری کو قبول کیا کہ وہ الیملک کے خاندان کا فدیہ دینے والا بنے گا، روت سے شادی کرے گا اور زمین اس کے اصل وارثوں کو واپس لوٹائے گا۔ تب سب لوگوں نے جو پھاٹک پر تھے اور اُن بزرگوں نے خدا سے دعا کی کہ وہ بوعز اور روت کو برکت دے۔

اس پورے واقعے میں ایک گہری روحانی حقیقت پوشیدہ ہے: مخلصی کا پیغام۔ یہ واقعہ آنے والی عظیم حقیقت کا عکس تھا یعنی یسوع مسیح کے ذریعے ہماری نجات۔ پادری جے ہیز اس بارے میں لکھتے ہیں؛

حیرت انگیز طور پر، یہ اُس حقیقت کا سایہ تھا کہ مسیح آئے گا اور اپنی کلیسیا کو اپنی دلہن بنا لے گا تا کہ وہ اُس کے ساتھ ہمیشہ اُس کے گھر میں رہے جہاں بہت سے مکان ہیں۔ مسیح نے ہمیں شیطان کے قبضے اور اُس کی سخت گرفت سے چھڑایا۔ اور اُس نے یہ سب ایک مکمل قانونی طریقے سے کیا یعنی اپنی قیمتی جان اور خون کی قربانی دے کر ہمیں خرید لیا تا کہ ہمیں اُس سزا اور روحانی موت سے بچا لے جس کے ہم آدم کے گناہ کی وجہ سے مستحق تھے۔

مطالعہ کیلئے سوالات اور سرگرمیاں

1۔ روت کی کتاب میں قرابتی کے ذریعے نجات کے اصولوں کی روشنی میں، ہمارے بڑے بھائی یسوع مسیح کے ذریعے نجات کے عقیدے کی وضاحت کریں۔ نیا عہد نامہ میں چھڑانا، فدیہ اور قیمت ادا کرنا جیسے الفاظ تلاش کریں اور چار سے پانچ نکات میں بیان کریں کہ یسوع مسیح کے ذریعے مخلصی پانے سے کیا مراد ہے؟

2۔ پھاٹک پر ملاقات؛

الف۔ ملاقات کی یہ جگہ کس نوعیت کی تھی؟

ب۔ پھاٹک پر کونسے معاملات طے ہوتے تھے؟

ج۔ بوعز کو کیسے معلوم تھا کہ قرابتی وہاں موجود ہوگا؟

د۔ کیا یہ اجتماع عدالت جیسا تھا؟

3۔ قرابتی کے نام کا ذکر نہ کرنا کیا کوئی اہمیت رکھتا ہے؟

4۔ کتاب حیات میں کسی کا نام درج ہونے کا کیا مطلب ہے؟

5۔ قرابتی کا ردِعمل؛

الف۔ قرابتی نے پہلے کیوں کہا کہ وہ نعومی کی زمین کا فدیہ دے گا لیکن بعد میں انکار کر دیا؟

ب۔ کیا نعومی کو چھڑانے کے موقع کو مسترد کرنا غلط تھا؟

ج۔ قرابتی کو اپنی میراث سے متعلق کیا خطرہ لاحق تھا؟

د۔ قرابتی کے محرکات اور اصولوں کا جائزہ لیں اور اور ان کا اطلاق اپنی زندگی پر کریں۔ جیسا کہ وہ آزمائشیں جن کا ہمیں سامنا ہوتا ہے اور وہ انتباہات جنہیں ہمیں سننا چاہیے۔

6۔ جوتی اتار کر دینا کیا ظاہر کرتا ہے؟

7۔ بوعز کا لوگوں کو اس معاملے کا گواہ بنانے کی کیا اہمیت تھی؟

8۔ اس سے لوگوں پر کون سی ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

9۔ اس سے ہم پر کون سی ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

10۔ ہم ایک دوسرے کے وفادار گواہ کیسے بنتے ہیں؟

کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے اور چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے (1 پطرس 1:18-19)۔

سبق نمبر 7

اُس کا نام ہمیشہ قائم رہے گا

روت 4:11-22

تعارف

روت کی کتاب ایک افسوسناک اوردکھ بھری تصویر سے شروع ہوتی ہے: قحط، گناہ، موت اورایک ایسادروازہ جوموعودہ نسل کے آگے بڑھنے کیلیئے گویا بند ہوچکا تھا۔لیکن یہ کتاب ایک نہایت روشن، خوبصورت اور پُرامید منظر کے ساتھ ختم ہوتی ہے! بوعز نے روت سے شادی کی اورخدا نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا۔اس سے بھی بڑھ کر، ، خدا نے اپنے مقصد کو ظاہر کیا کہ وہ مسیح کی نسل کو قائم رکھنے والا ہے۔روت کی کتاب کی خوبصورتی بلکہ پوری بائبل مقدس کی خوبصورتی، اُس نجات میں ہے جو خدا نے مسیح میں وسیلے سے ہمیں بخشی ہے، اُس مسیح کے زریعے سے جو بوعز، عوبیداورداؤد کی نسل سے پیدا ہوا (نوحہ 3:22-23)۔

بوعزاورروت کی شادی کئی اہم روحانی سچائیوں کو ہمارے سامنے لاتی ہے۔پہلی بات یہ کہ پرانے عہدنامے میں غیرقوموں کیلیئے محض ظاہری یا قانونی پابندیاں نہیں تھیں: اصل میں ایمان سب سے بڑی شرط تھا۔اگرچہ روت موآب کی رہنے والی تھی اس کا یہوواہ پر ایمان اس کیلیئے کافی تھا کہ وہ اسرائیل میں شامل ہوجائے۔ بلاشبہ کچھ لوگ اس کے غیرقوم سے ہونے پر اعتراض کرسکتے تھے لیکن بوعز جیسے ایماندار کیلیئے یہ کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ بوعز نے اسے فرزند خدا کے طور پر قبول کیا اور یہی کافی تھا۔روت نے پہلے باب میں خدا کے ساتھ اپنی وفاداری کا اعلان کیا تھااوراس کی شادی میں اس اقرار پر مہر ثبت ہوگئی۔

دوسری بات یہ کہ اس کتاب کے آخری حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدااپنے عہد کو کس طرح پورا کررہا ہے، خاص طور پر وہ وعدے جو اس نے آدم اور حوّا (پیدائش 3:15) اور یعقوب (پیدائش

10:49) سے کئے۔ایک ایسے زمانے میں جب گناہ اور بدی عام تھی اور ایسے لوگوں کے ذریعے جو خود کمزور ایمان کے حامل تھے (نعومی اور الیملک) خدا نے نہ صرف ایمانداروں کا ایک بقیہ محفوظ رکھا بلکہ اس نسل کو بھی محفوظ رکھا جس کے ذریعے عورت کی نسل یعنی مسیح دنیا میں آنے والا تھا(پیدائش 15:3 کا موازنہ گلتیوں 16:3 سے کریں)۔خدا، جو ابتدا سے انجام تک سب جانتا ہے، اُس نے عوبید کو پیدا کیا اور یوں مسیح موعود کی نسل کو قائم رکھا۔ یہ ہمارے لئے واقعی ایک عجیب اور حیرت انگیز کام ہے(زبور 118:22-23)۔

مزید چند باتیں بھی قابل غور ہیں: اوّل، روت خداوند کے فضل سے حاملہ ہوئی (آیت 13)۔دوم، نعومی نے رومیوں 28:8 کے سچائی کا اپنی زندگی میں عملاً تجربہ کیا۔سوم، روت کا نام مسیح کے نسب نامے (متی 5:1) میں شامل کیا گیا ہے۔

پادری جے ہیز رُوت کی کتاب پر اپنی رائے کو نہایت خوبصورت الفاظ میں سمیٹتے ہیں:

خدا نے یعقوب سے وعدہ کیا تھا کہ یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے۔خدا روت کو وعدے کی سرزمین میں لایا اور بوعز کو اُس سے شادی کرنے کی تحریک دی تاکہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہو اور ہمیں نجات اور اسکی تمام برکات حاصل ہوں۔ ہمیں بوعز اور روت کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے لیکن اُس سے بھی زیادہ خدا کو جس نے انہیں وہ طاقت بخشی کہ وہ وہ سب کچھ انجام دیں جس کیلئے اس نے انہیں پیدا کیا اور انہیں استعمال کیا تاکہ ہمیں نجات حاصل ہو۔اور جب وہ اپنے بیٹے کو بھیجے گا تو یہ ہمارے لیے ایک مبارک حقیقت بن جائے گی اور وہ ہمیں اس جگہ لے آئے گا جس کا کنعان محض ایک سایہ اور مثیل تھا۔

خدا کرے کہ روت کی کتاب کا مطالعہ ہمارے دلوں اور زندگیوں کیلئے از حد برکت کا باعث ہو۔

مطالعہ کیلئے سوال اور سرگرمیاں

1۔ پھاٹک پر موجود لوگوں نے بوعز اور روت کی شادی کے گواہ بن کر انہیں برکت دی (آیات 11-12)۔

الف۔ کیا یہ سکھاتا ہے کہ شادیاں عوامی طور پر گواہوں کے سامنے ہونی چاہئیں؟

ب۔ ہم جوڑوں کو شادی پر کیسے برکت دیتے ہیں؟

ج۔ کیا ہماری موجودگی ہی ہماری برکت ہے؟

د۔ روت اور بوعز کو دی گئی برکت کا خلاصہ بیان کریں۔

ر۔ آیات 11-12 میں راخل، لیاہ اور فارص کے گھرانے کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟

2۔ کیا روت کا حاملہ ہونا معجزہ تھا؟

الف۔ کیا وہ بانجھ تھی؟

ب۔ کیا بوعز بوڑھا تھا؟

ج۔ دیگر بائبلی حوالہ جات کی روشنی میں وضاحت کریں مثلاً زبور 127 اور عصر حاضر کے پس منظر میں، جب اسقاطِ حمل اور جان بوجھ کر اولاد سے انکار جیسے گناہ عام ہو چکے ہیں۔اس کے برعکس بائبل مقدس کی تعلیم کیا ہے؟

3۔ نعومی کیلئے روت سات بیٹوں سے بڑھ کر کیسے تھی؟ (آیت 15)

4۔ عوبید کے نام کا مطلب اور اہمیت بیان کریں۔

5۔ پڑوسنوں نے عوبید کا نام کیوں رکھا؟ (آیت 17)

6۔ نعومی عوبید کی دایہ کیسے بنی؟ (آیت 16)

7۔ متی 1 باب سے ابرہام سے لے کر مسیح تک کا نسب نامہ لکھیں۔

8۔ پیدائش 5-11 سے مسیح کا نسب نامہ آدم سے لے کر ابرہام تک لکھیں۔

9۔ جب آپ روت کی کتاب کے ابتدائی سبق اور اس کتاب کے پانچ بنیادی نکات پر نظر

ڈالتے ہیں تو کیا آپ اب ان نکات یا دیگر کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں؟

10۔اس مطالعے سے آپ نے ذاتی طور پر کیا سیکھا؟

اُس کا نام ہمیشہ قائم رہے گا۔جب تک سورج ہے اُس کا نام رہے گا۔اور لوگ اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔سب قومیں اُسے خوش نصیب کہیں گی۔خداوند خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہو۔وہی عجیب وغریب کام کرتا ہے۔اُس کا جلیل نام ہمیشہ کے لئے مبارک ہو اور ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو۔آمین ثم آمین!(زبور 72:17-19)

حواشی

Cruden, Alexander. Cruden's Complete Concordance.
Douglas, J. D. New Bible Dictionary.
Henry, Matthew. Matthew Henry's Commentary on the Whole Bible.
Heys, John A. 1983. "Our Sure Salvation." Standard Bearer 59 (16): 371–73.
— —. 1987. "A Certain Failure." Standard Bearer 63 (16): 381–82, 368, 380.
— —. 1987. "Turned in God's Mercy." Standard Bearer 63 (17): 402–4.
— —. 1987. "The Choice of Faith." Standard Bearer 63 (20): 469–71.
— —. 1987. "True Faith Manifested by a Work of Love." Standard Bearer 63 (21): 489–91.
— —. 1987. "Brought Home by a Sanctifying Grace." Standard
Bearer 64 (1): 14–16.
— —. 1987. "Saving Grace Breaking through the Clouds." Standard Bearer 64 (2): 58–60.
— —. 1987. "A Search for Rest." Standard Bearer 64 (4): 85–87.
— —. 1988. "Assurance for a Virtuous Woman." Standard Bearer 64 (7): 152–54.
— —. 1988. "A Nameless and Shoeless Kinsman." Standard Bearer 64 (8): 177–80.
— —. 1988. "A Wife Taken and Salvation Given." Standard Bearer 64 (9): 206–9.
— —. 1988. "God's Promise Faithfully Kept." Standard Bearer
64 (10): 233–36.
Smith, William. Smith's Bible Dictionary.
Young, Robert. Young's Analytical Concordance to the Bible.

WBM

Reformed Church Of Pakistan

مزید کتب حاصل کرنے کے لئے ہمارا پتا

ریفارمڈ چرچ آف پاکستان

پوسٹ بکس نمبر 23 بہاول پور 63100۔

برائے رابطہ: 03320628962/03025257626

ویب سائٹ: www.rcofp.com